

# یوئیل کی کتاب اور لودیکیہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ - نمبر چودہ

Jeff Pippenger

2025-12-20

## نمبر چودہ

"خدا کے عجیب کاموں" کی تاریخ کی نمائندگی "کب تک" کے پیغمبرانہ سوال سے بھی ہوتی ہے۔ ان دونوں اور بہت سی دیگر علامتوں میں پیش کی جانے والی تاریخ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے وقت کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس مدت میں سچے اور بہت سے دوسرے جھوٹے "آخری بارش" کے پیغامات پر بحث جاری ہے۔ "آخری بارش" کا صرف ایک ہی حقیقی پیغام ہے۔ اس مقدس تاریخ کی کہانی، جہاں خدا اپنے عجیب کام انجام دیتا ہے، کتاب یوایل کے سیاق میں رکھی گئی ہے، جہاں "نئی مے" ایک طبقے سے منقطع کر دی جاتی ہے جبکہ دوسرے طبقے پر انڈیلی جاتی ہے۔

یوایل کی کتاب میں چند قابل توجہ تقابل ہیں جن پر غور کرنا چاہیے۔ لفظ "تمثیل" کی اصل معنی "ساتھ رکھنا" ہے اور اس میں فطری طور پر دو گروہوں کے باہمی تقابل کا پہلو شامل ہے۔ ہم پہلے بھی یوایل کی کتاب کے بعض "تقابل" کا ذکر کر چکے ہیں، یہ بتاتے ہوئے کہ یروشلم پر حکومت کرنے والے شرابیوں کے سر کا "تکبر کا تاج" ان لوگوں کے "جلال کے تاج" کے بالمقابل رکھا گیا ہے۔ ہم نے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ خوشی کی علامت شرمندگی کی ضد تو ہے، مگر اسی کی ہم مرتبہ جوڑی بھی ہے؛ لیکن حقیقت یہی ہے، اور ہم اسے دکھانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ الفا اور اومیگا کا موضوع بھی یوایل کی کتاب میں موجود ہے، اور اول کے ذریعے آخر کی تشریح کا یہ اصول اعمال کی کتاب میں پطرس کے دو خطبات سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

اعمال باب دو کا واقعہ پنتیکست کے دن صبح نو بجے (تیسرا پہر) پیش آتا ہے، اور باب تین نواں پہر (سہ پہر 3 بجے)، جو شام کی قربانی کا وقت تھا۔ اعمال باب دو میں پطرس کا پیغام ایک نجی گھر کے بالاخانے میں سنایا گیا، مگر باب تین میں اُس کا وعظ بیگل میں دیا گیا۔ دونوں اجتماعات میں توبہ کی پکار انہیں باہم جوڑتی ہے۔ ایک ہی پیغام، دو جغرافیائی مقامات—یہ پنتیکست کے پیغام کے اندر موجود اس دوہرے پن کی علامت ہیں جو صحن اور بیگل کے درمیان تقسیم ہے۔ مکاشفہ باب گیارہ میں یوحنا سے کہا جاتا ہے کہ بیگل کو ماپ، مگر صحن کو چھوڑ دے کیونکہ وہ غیر قوموں کو دے دیا گیا ہے۔

اور مجھے ایک نرکل دیا گیا جو عصا کے مانند تھا؛ اور فرشتہ کھڑا ہوا یہ کہتے ہوئے: اٹھ، اور خدا کے مقدس کو، اور مذبح کو، اور ان کو جو اُس میں عبادت کرتے ہیں، ناپ۔ لیکن جو صحن مقدس کے باہر ہے اسے چھوڑ دے، اور اسے نہ ناپ، کیونکہ وہ غیر قوموں کو دے دیا گیا ہے؛ اور وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینے تک پاؤں تلے روندتے رہیں گے۔ مکاشفہ 11:1، 2۔

یوں، دو وعظوں کی تکرار اور ان دونوں کے مقامات کی تقسیم، کتاب یوایل میں آخری بارش کے لیے دو سامع گروہوں کی نشاندہی کرتی ہے۔ ایک گروہ بیگل کے باہر کے غیر یہودی ہیں اور دوسرا بیگل کے اندر کے یہودی۔ زندوں کی عدالت میں سب سے پہلے خدا کے گھر کا فیصلہ ہوتا ہے، اور 9/11 سے لے کر اتوار کے قانون تک بیگل کی عدالت ہوتی ہے، اور اتوار کے قانون سے انسانی مہلت کے خاتمے تک غیر یہودیوں کی عدالت ہوتی ہے۔ یہ عدالت اسی آخری بارش کے دوران ہوتی ہے جو پطرس کے بقول کتاب یوایل میں بیان کی گئی ہے۔ اعمال کے باب دو اور تین میں جو تقسیم صحن (غیر یہودی) اور بیگل (خدا کی کلیسیا) کے ذریعے پیش کی گئی ہے، وہی امتیاز یوایل میں پہلی بارش اور آخری بارش کے درمیان بھی پایا جاتا ہے۔ پہلی بارش 9/11 کو آئی اور جب خدا کے بیگل کی عدالت ہو رہی ہوتی ہے تو وہ انڈیلی

جاتی ہے۔ جب وہ عمل مکمل ہو جاتا ہے تو آخری بارش صحن میں موجود غیر یہودیوں پر انڈیلی جاتی ہے۔

پس اے بنی صیون، خوش ہو اور اپنے خداوند خدا میں شادمان رہو، کیونکہ اُس نے تم پر باعبدال پہلی بارش برسائی ہے، اور وہ تمہارے لیے بارش، یعنی پہلی اور پچھلی بارش، پہلے مہینے میں برسائے گا۔ یویل ۲:۲۳۔

فی الحال میرا مقصد خوشی اور شرمندگی کے درمیان نبوی امتیاز کو واضح کرنا نہیں ہے، لیکن آیت آخری بارش کے پیغام کے سبب خدا کے لوگوں سے کہتی ہے: 'شادمان ہو'۔ آخری بارش کا پیغام خدا کے لوگوں میں نبوی مسرت پیدا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہ ابتدائی بارش، جس کے بعد آخری بارش آتی ہے، کا موضوع ٹھوکر کے پتھر کی تمثیل ہے جسے کنارے لگا دیا گیا اور جس پر تعجب کیا گیا۔ کونے کے پتھر کی وہ علامت جو بالآخر سنگ سر بن جاتی ہے، یہی بات خدا اور اُس کے لوگوں دونوں کی آنکھوں میں عجیب ہے۔

عظیم الشان پتھر نبوت کے الفا اور اومیگا کی نمائندگی کرتا ہے۔ نبوتی اطلاق کے اعتبار سے الفا اور اومیگا کے اس اصول کی نشان دہی خود الفا اور اومیگا نے اپنے کلام میں بارہا کی ہے، اور وہ خود کلام ہے۔ اسی لیے اس اصول کے بارے میں جو کچھ منکشف کیا گیا ہے، وہ ہم پر اور ہماری اولاد پر ہمیشہ کے لیے منکشف کیا گیا ہے۔ سال 1863 بائبل کی نبوت کا سنگ تکمیل ہے، اور یہ 1844 سے 1863 تک تیسرے فرشتے کے دور کا بھی سنگ تکمیل ہے۔ 1844 اس نبوتی دور کا سنگ بنیاد تھا، 1863 اس کا سنگ تکمیل۔ 1844 سے 1863 تک ایک مسلمہ نبوتی مدت ہے، بالکل اسی طرح مسلمہ جیسے 538 سے 1798 تک۔ یہ حقیقت کہ انسان اُس امر سے ناواقف ہیں جسے خدا نے قائم کیا ہے، اس امر کو غیر مسلمہ نہیں بنا دیتی!

ہم نے گزشتہ مضمون کا اختتام درج ذیل عبارت پر کیا تھا۔

"مجھے دکھایا گیا کہ خدا کے لوگوں کے ساتھ اس کا تعلق بعض پہلوؤں سے موسیٰ کے اسرائیل کے ساتھ تعلق کے مشابہ تھا۔ ناموافق حالات میں موسیٰ کے خلاف شکایت کرنے والے تھے، اور اس کے خلاف بھی شکایت کرنے والے رہے ہیں۔" Testimonies، جلد 3، 85۔

1863 میں، جیمز وائٹ نے "بعض لحاظ سے" "اسرائیل کے لیے موسیٰ" کا کردار ادا کیا۔

1844 سے 1863 تک کا زمانہ اُس دور کی تمثیل تھا جو بحر قلزم سے نجات سے لے کر پہلے قادش تک رہا۔ پہلا قادش الفا ہے اور دوسرا قادش اومیگا—جو قادش تک لے جانے والے دو چالیس سالہ ادوار بناتے ہیں، اور دونوں کا انجام بغاوت پر ہوا۔

روح نبوت عبور بحر احمر کو 1844 کی عظیم مایوسی کے ساتھ مربوط کرتی ہے۔ بائبل عبور بحر احمر کو صلیب کے ساتھ جوڑتی ہے، اور سسٹر وائٹ تصدیق کرتی ہیں کہ صلیب پر شاگردوں کی مایوسی 1844 کی عظیم مایوسی کی تمثیل تھی۔ خداوند کی مرضی تھی کہ سیدھے ارض موعود میں داخل ہو جائیں، اور ارض موعود میں داخلے کی جغرافیائی علامت اریحا تھی، اور یہی وہ جگہ ہے جہاں دسمبر 2025 کے دوسرے ہفتے میں ماہرین آثار قدیمہ نے قدیم اریحا کی کھدائی کی، اور ان کی حیرت کی بات یہ تھی کہ وہاں جو گری ہوئی فصیلیں ملی تھیں وہ سب باہر کی طرف گری ہوئی تھیں، اندر کی طرف نہیں، جیسا کہ محاصرے کے دوران عموماً ہوتا ہے۔ قدیم محاصروں میں دیواریں کوٹ کر اندر کی سمت گرا دی جاتی تھیں۔ لیکن اریحا کے ساتھ ایسا نہ تھا۔

پس جب کاہنوں نے نرسنگوں کو پھونکا تو لوگوں نے للکارا، اور ایسا ہوا کہ جب لوگوں نے نرسنگ کی آواز سنی اور لوگوں نے بڑی للکار کے ساتھ للکارا، تو دیوار زمین کے برابر گر پڑی، پس لوگ شہر

میں چڑھ گئے، ہر شخص سیدھا اپنے سامنے سے، اور انہوں نے شہر پر قبضہ کر لیا۔ یشوع 6:20.

ماہرین آثار قدیمہ کو خوراک والے مرتبان بھی ملے، جس سے یہ معلوم ہوا کہ جب دیواریں گریں تو وہ کوئی طویل کھنچتا ہوا محاصرہ نہیں تھا۔ اس سے ماہرین کے گروہ میں ایک سوال کا جواب بھی مل گیا کہ بائبل ریکارڈ میں اریحا کے سقوط کے بارے میں یہ کیوں درج ہے کہ وہ ایک ٹیلے یا چڑھائی کے راستے اریحا میں 'اوپر' جا کر داخل ہوئے؛ جو اب انہیں معلوم ہوا کہ دیواروں کے باہر کی طرف گرنے سے وہ ڈھلوان بن گئی تھی۔

سرزمین موعود میں داخلے کا اعلان کرنے والی پہلی رکاوٹ اریحا تھی، جو اثر و رسوخ اور دولت کا شہر تھا۔ اریحا 1863ء، اور اریحا نہ صرف اتوار کے قانون کے زمانے کی مثال کے طور پر بلکہ اپنے زوال اور عروج کے تعلق سے بھی بائبل کی نبوت کا موضوع ہے۔ اریحا پر اس کے لیے مخصوص ایک نبوی لعنت بھی سنائی گئی تھی۔ یشوع نے اس شخص پر لعنت کی جس نے اریحا کو دوبارہ بنایا، اور یوں واضح کیا کہ جو شخص اریحا کو دوبارہ تعمیر کرے گا وہ اس ملعون شہر کی تعمیر نو میں اپنے سب سے چھوٹے اور سب سے بڑے بیٹوں کو کھو دے گا۔ ایک بیٹا بنیاد ڈالتے وقت اور دوسرا دروازہ نصب کرتے وقت جان سے جائے گا۔ وہ پیش گوئی پوری ہوئی، اور اس کی تکمیل کا اندراج بائبل میں موجود ہے، جس سے اریحا ایک مستند بائبل علامت بن گیا۔

اس کے تاریخی زوال میں، اس پر لگائی گئی پیشگوئی کی لعنت میں، اور پھر اس پیشگوئی کی تاریخی تکمیل میں، ہمیں 1863ء میں یریحو کے بارے میں گواہی دیتے ہوئے تین گواہ ملتے ہیں۔ ان تینوں شہادتوں کو 1863ء پر منطبق کیا جانا ہے۔ وہ تینوں گواہ اسی طرح ایک ساتھ کھڑے ہیں جس طرح تین موسیٰ اپنے اپنے چالیس سالہ ادوار کے اختتام پر نبوتی طور پر کھڑے ہوتے ہیں۔ ان چالیس سالہ ادوار میں سے ایک صاف طور پر ملرائٹ تاریخ کے ساتھ ہم آہنگ ہے، جو یہ ثابت کرتا ہے کہ ہر چالیس سالہ دور کے اختتام پر موسیٰ کی یہ تینوں نمائندگیاں 1863ء کی تاریخ—تیسرے فرشتہ کی تاریخ—کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔

موسیٰ کے چالیس برسوں کے ان تین شواہد میں سے دو کا اختتام قادش پر ہوا، تیسرے چالیس برسوں کا انجام دریائے اردن تھا، اور دوسرے کا انجام بحرِ قلزم تھا۔ پہلے چالیس برسوں کا انجام یہ تھا کہ موسیٰ مصر سے فرار ہوئے۔ یہ تینوں مصر میں غلامی سے متعلق ابراہیم کی چار سو تیس سالہ پیشگوئی کی تکمیل کے طور پر مصر سے فرار ہی کو بیان کرتے ہیں۔

موسیٰ کے تین چالیس سالہ ادوار — جن کے اختتام (تکمیلی نقطے) مصر سے نجات کی ایک قسم کی نمائندگی کرتے تھے — ابراہیم کی اس پیشین گوئی کی تکمیل تھے کہ مصری غلامی میں اسیری ہوگی اور اس سے نجات ملے گی۔ ابراہیم کے عہد کے وعدے کے موعود نجات دہندہ کے طور پر، خود موسیٰ کا آغاز ہی پانی سے بچ نکالے جانے سے ہوا، جیسا کہ ان کے نام کا مفہوم ہے۔ اس کے بعد موسیٰ نے خدا کے لوگوں کو بحرِ قلزم کے پانیوں سے گزارا اور پھر نجات کے اس کنارے تک پہنچایا جس کی نمائندگی دریائے اردن کرتا ہے۔ موسیٰ کی زندگی کا آغاز نیل کے پانی سے بچائے جانے سے ہوا اور اس کا انجام اُس نجات سے وابستہ تھا جس کی علامت دریائے اردن کے پانی ہیں۔ موسیٰ کی زندگی کا یہ آغاز ان کے نام سے متعین تجربے سے نمایاں ہوتا ہے، اور ان کے والدین، جو دیندار تھے، جانتے تھے کہ بچے کو موت کی سزا سنائی جا چکی ہے، جیسے کہ چالیس برس بعد ایک مصری کو قتل کرنے پر اس کے لیے موت کی سزا لازم آگئی۔ دیندار والدین ہونے کے ناتے، جو جانتے تھے کہ ان کے بیٹے کو موت کے حکم سے بچایا جانا چاہیے، انہوں نے اس کے لیے ایک صندوق تیار کیا جو عبرانی دنیا سے مصری دنیا میں جا پہنچا، بالکل اسی طرح جیسے موسیٰ نے چالیس برس کے اختتام پر مصری دنیا کو چھوڑ کر عبرانی دنیا کی طرف رخ کیا۔

موسیٰ کی پانی سے نجات میں نوح کی کہانی کا اعادہ ہوتا ہے۔ ابراہیم کی چار سو تیس سالہ عہد کی پیشگوئی کے "نجات دہندہ" کے طور پر موسیٰ کا اولین ذکر اُس تاریخ کا اعادہ تھا جس میں خدا نے نوع

انسان کے ساتھ عہد باندھا تھا، یوں ابراہیم کی برگزیدہ قوم کے پارے میں عہد کی پیشگوئی کو تمام انسانیت کے لیے عہد کے وعدے کے ساتھ یکجا کر دیا گیا۔ یہ امر بچے موسیٰ کو فرعون کی بیٹی کے سپرد کیے جانے میں ایک ہیبتناک واقعہ تھا، کیونکہ والدین کے عمل سے موت کو تسلیم کیا گیا، دفن کی نمائندگی پانی پر موجود صندوق کرتا ہے، اور احیا فرعون کی بیٹی کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔

موسیٰ کی زندگی نوح کی کشتی کے ہیبتناک واقعے سے شروع ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ابتدا ہی سے عدد "۸" موسیٰ کے ساتھ وابستہ ہے، کیونکہ اس کے عہدی تعلق کی جڑ نوح کے عہد ہی سے عدد "۸" کے ساتھ پڑتی ہے، اور اس کا کام "آٹھویں" دن ختنہ کی رسم قائم کرنا تھا۔ پھر اسی رسم میں اس کی آزمائش ہوئی اور وہ ناکام ہوا۔ موسیٰ کی زندگی ایک ہیبتناک واقعے سے شروع ہوتی ہے اور چالیس برس بعد ایک موت (ایک مصری کی) واقع ہوتی ہے جو اس موڑ کی نشان دہی کرتی ہے جہاں مصری موسیٰ مر جاتا ہے اور وہ خالصتاً ابراہیم کا بیٹا بن جاتا ہے۔ موسیٰ کے پہلے چالیس برسوں کی ابتدا اور انتہا دونوں ایک ہیبتناک واقعے سے نشان زدہ ہیں۔ پہلا عبرانی سے مصری کی طرف منتقلی کی نشان دہی کرتا ہے اور آخری مصری سے عبرانی کی طرف۔ اس کے چالیس برس بعد، موسیٰ خدا کی قوم کو بحر قلزم کے ہیبتناک واقعے سے گزار دیتا ہے، اور دریائے اردن کے ہیبتناک واقعے کی طرف روانہ ہوتا ہے، جس تک وہ کبھی نہ پہنچا۔

خدا کی قوم یسوع کی راہنمائی میں موسیٰ کے بغیر سرزمین موعود میں داخل ہوئی، کیونکہ وہ اس وقت سے ذرا پہلے وفات پا گئے تھے جب اردن کے دریا میں ہیبتناک واقعے کا وقت آیا۔ موسیٰ نے کہا تھا، اور پطرس نے بھی دہرایا کہ خداوند تیرا خدا موسیٰ کی مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ جس نبی کی طرف موسیٰ بطور نمونہ اشارہ کرتا تھا وہ مسیح تھا، اور اُس نے اپنا کام بالکل وہیں سے شروع کیا جہاں موسیٰ نے چھوڑا تھا۔ اُس نے اپنا کام اپنے ہیبتناک واقعے سے شروع کیا، اور وہ ہیبتناک واقعے بالکل اسی جگہ ہوا جہاں یسوع نے قدیم اسرائیل کو ہیبتناک واقعے دیا تھا جب وہ اردن پار کر کے سرزمین موعود میں داخل ہوئے۔ اناجیل ہمیں بتاتی ہیں کہ یوحنا بیت عبرہ میں ہیبتناک واقعے دے رہا تھا، جو عبور کی جگہ ہے، اور اس کے معنی کشتی کی گزرگاہ ہیں۔

بحیرہ احمر مصر کی بغاوت کی علامت ہے، جو اس تسلسل میں موسیٰ کی نبوی گواہی کو حق ثابت کرتی ہے۔ دریائے نیل سے بحیرہ احمر (جسے کبھی دریا بھی کہا جاتا ہے) اور پھر دریائے یردن تک۔ موسیٰ، جس کے نام کا مطلب 'پانی سے بچایا گیا' ہے، اپنی گواہی کا آغاز اور اختتام نجات کے پانی پر کرتا ہے، اور ان پانیوں میں سے ہر ایک عبادت گزاروں کی دو جماعتوں کو ظاہر کرتا ہے۔

موسیٰ کی زندگی کے پہلے چالیس سال پہلے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتے ہیں، دوسرے چالیس سال دوسرے فرشتے کی، اور تیسرے چالیس سال تیسرے فرشتے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تینوں فرشتے اپنی اپنی منفرد نبوی خصوصیات رکھتے ہیں، مثلاً یہ کہ تینوں پیغامات کی نمائندگی پہلے پیغام میں موجود ہے۔ ہم نے اس مظہر کو کتابِ دانی ایل کے پہلے تین ابواب کے حوالے سے برسوں سے عوامی طور پر پیش کیا ہے۔

دانی ایل نے پہلے باب میں خدا سے ڈرا اور بابلی خوراک کھانے سے انکار کر دیا، اور پھر آنے والی دوسری غذائی اور بصری آزمائش میں خدا نے اسے جلال دیا، جس کے نتیجے میں عدالت اور تیسری آزمائش سامنے آئی جو خود نبوکدنصر نے انجام دی۔ دانی ایل کا پہلا باب مکاشفہ چودہ کے پہلے فرشتے کی مانند ہے جو اعلان کرتا ہے: "خدا سے ڈرو"، "اسے جلال دو" جیسا کہ دانی ایل نے دوسری غذائی اور بصری آزمائش میں کیا، کیونکہ نبوکدنصر کی "عدالت کی گھڑی" آچکی ہے۔

موسیٰ کی زندگی کے پہلے چالیس برس اس لیے شروع ہوئے کہ اس کے والدین خدا سے ڈرتے تھے۔ جب فرعون کی بیٹی نے پانی میں صندوق دیکھا تو موسیٰ دوسرا امتحان بھی پاس کر چکا تھا، جو دیکھنے کا امتحان تھا۔ پھر فرعون کی بیٹی نے فیصلہ کیا کہ اسے مرنے نہ دیا جائے۔ فیصلہ پہلے چالیس برس کے

آخر میں بھی آیا؛ جب موسیٰ نے ایک مصری کو قتل کیا اور اسے مصر سے بھاگنا پڑا۔

دوسرے چالیس سال میں، مکاشفہ باب چودہ کے اُس دوسرے فرشتے کی، جو بابل کے زوال کا اعلان کرتا ہے، تمثیل مصر کے زوال سے کی گئی تھی۔ اس زوال میں، چالیس سال کے اختتام پر خدا کی قدرت کا ایک زبردست اظہار ہوا، جیسے 1844 کی آدھی رات کی پکار کے دوران دوسرے فرشتے کے پیغام کے اختتام پر ہوا تھا۔

تیسرا چالیس سالہ دور تقریباً پوری جماعت پر فیصلہ موت سنائے جانے سے شروع ہوتا ہے، اور اس کا اختتام اسی جماعت کے رہنما پر فیصلہ موت سنائے جانے پر ہوتا ہے۔

سسٹر وانٹ یہ بتاتی ہیں کہ ہمارا کام تین فرشتوں کے پیغامات کو یکجا کرنا ہے۔

خداوند عنقریب دنیا کو اس کی بدکاری کی پاداش میں سزا دے گا۔ وہ ان مذہبی اداروں کو بھی ان پر عطا کی گئی روشنی اور سچائی کے انکار پر سزا دینے والا ہے۔ عظیم پیغام، جو پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات کو یکجا کرتا ہے، دنیا کو دیا جانا ہے۔ یہی ہمارے کام کا بوجھ ہونا ہے۔ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمٹری، جلد 7، 950۔

موسیٰ کے پہلے چالیس سال، مکاشفہ چودہ کے پہلے فرشتے کی نمائندگی کرتے ہیں، اور ان کا دوسرا چالیس سالہ دور دوسرا فرشتہ ہے، جبکہ تیسرا چالیس سالہ دور تیسرا فرشتہ ہے۔ ہمارا "عظیم پیغام" یہ ہے کہ "پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات" کو یکجا کیا جائے، جو موسیٰ کی تینوں علامتوں کو 1863 میں متعین کرتا ہے، اور اس طرح اتوار کے قانون کے وقت تین موسیٰ ہوتے ہیں۔

1844 سے 1863 تک کا عرصہ قادس تک لے جانے والے دونوں چالیس سالہ ادوار کے دو گواہوں پر مشتمل ہے۔ الہام یہ ظاہر کرتا ہے کہ تیسرا، پہلے اور دوسرے کے بغیر وجود نہیں رکھ سکتا؛ لازم ہے کہ موسیٰ کی زندگی کے پہلے چالیس سال بھی 1844 سے 1863 کی نمائندگی کریں۔ 1863 میں موسیٰ مصری کو قتل کر رہا ہے، اسی کے ساتھ موسیٰ اپنے اختیار کے عصا سے چٹان کو مارتا ہے، اور سونے کے بچھڑے کی بغاوت کے واقعے میں موسیٰ خدا کے جلال کو دیکھنے کی درخواست کرتا ہے۔ 1863 اور اتوار کے قانون کے موقع پر تین موسیٰ ہیں، اور وہ سب چالیس برس کے ہیں۔

حضرت موسیٰ کے تینوں ادوار میں سے ہر ایک میں پانی کے ذریعے نجات شامل ہے؛ ٹوکری میں موسیٰ کا واقعہ بحرِ قلزم سے موسیٰ کے گزرنے کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، جو دریائے اردن پر موسیٰ کے دو مرتبہ والے واقعے کے ساتھ بھی مطابقت رکھتا ہے: دریائے نیل، بحرِ قلزم اور دریائے اردن پر دو بار۔ تینوں ادوار میں نجات کے پانی کی نمائندگی موجود ہے، کیونکہ یہ سب اس زمانے کے ساتھ ہم آہنگ ہیں جب پچھلی بارش کے دور میں نجات کا پانی انڈیلا جا رہا ہوتا ہے۔

تیسری چالیس سالہ مدت کے اختتام پر موسیٰ نے اپنے عصا سے چٹان پر ضرب لگائی۔ دوسری چالیس سالہ مدت کے اختتام پر اس کے عصا نے بحرِ قلزم کو چیر دیا۔ پہلی چالیس سالہ مدت کے اختتام پر اس نے مصری اقتدار کا عصا ٹھکرا دیا اور اپنی قوم کے ساتھ دکھ اٹھانا پسند کیا۔

پہلے دور کے آخر میں ایک مصری مر گیا، اور دوسرے دور کے آخر میں مصر کی فوج، پہلوٹھے اور قیادت مر گئے۔ تیسرے دور کے آخر میں قوم اسرائیل، ہارون اور موسیٰ سب فوت ہو چکے تھے۔ یہ تین متوازی تاریخیں ہیں جو "سطر بہ سطر" ہر ایک 1844 سے 1863 تک — تیسرے فرشتے کی تاریخ — کی نمائندگی کرتی ہیں، جو آگے چل کر 9/11 سے اتوار کے قانون تک، اور اُس پینتکستی موسم کی بھی نمائندگی کرتی ہے جب نجات کے پانی انڈیلے جاتے ہیں۔

موسیٰ قادس کی دونوں بغاوتوں میں موجود ہے، اور قادس کی بغاوتیں اپنے اپنے ادوار میں دونوں ہی سنگِ تاج کی حیثیت رکھتی ہیں۔ وہ دونوں 1863 کی نمائندگی کرتی ہیں، جو تیسرے فرشتے کے دور

کا سنگِ تاج بھی ہے، جو 1844 کے الفا سے شروع ہو کر 1863 کے سنگِ تاج پر ختم ہوتا ہے۔ جب اس پتھر کی حیرت انگیز روشنی پر غور کیا جاتا ہے جو بنیاد کے طور پر شروع ہوتا ہے اور سنگِ تاج پر ختم ہوتا ہے، تو یہ پہچانا جاتا ہے کہ سنگِ تاج ہمیشہ پیشین گوئی کے اعتبار سے زیادہ بڑا ہوتا ہے۔ پنتکست کے موسم کے آغاز میں پڑنے والے چند قطرے، جو یوم پنتکست کے سنگِ تاج پر بھرپور انڈیلے جانے تک لے جاتے ہیں، اس حقیقت کی وضاحت کرتے ہیں۔

9/11 پر چھڑکاؤ شروع ہوا اور یہ اتوار کے قانون پر مکمل افاضے کے ساتھ اختتام پذیر ہوتا ہے۔ یہ حقیقت دوسرے، یعنی اومیگا، قادش میں موسیٰ کے گناہ کو پہلے، یعنی الفا، قادش کی بغاوت سے بڑا گناہ قرار دیتی ہے۔ الفا بغاوت پوری قوم کی موت کا باعث بنی، اور اومیگا بغاوت ایک شخص (موسیٰ) کی موت کا باعث بنی، لیکن اس ایک شخص کا گناہ پوری قوم کے اجتماعی گناہ سے بڑا تھا۔ جو شخص گناہ کرتا ہے وہ مرتا ہے، اور اس سطح پر موسیٰ کے گناہ اور کسی دوسرے اسرائیلی کے گناہ کے درمیان کوئی امتیاز نہیں، لیکن نبوتی لحاظ سے موسیٰ کا مسیح کو دوسری بار مارنا زیادہ بڑا تھا، کیونکہ وہ اس چالیس سالہ عرصے کا نقطہٴ عروج تھا۔

دوسرے اومیگا قادش پر موسیٰ کی بغاوت، بنی اسرائیل کی اُس بغاوت سے بڑا گناہ تھی جس میں انہوں نے یوشع اور کالب کے پیغام کو رد کیا تھا۔ موسیٰ نبوی طور پر 1863 پر کھڑا ہے، جہاں وہ اپنی بغاوت کے باعث بیابان میں مر جاتا ہے۔ موسیٰ 1863 پر بھی کھڑا ہے، جہاں پہلے عہد کے لوگ اپنی بغاوت کے سبب بیابان میں مر جاتے ہیں، مگر موسیٰ نے اُس بغاوت میں حصہ نہیں لیا تھا۔ 1863 اتوار کے قانون کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، جیسے ہارون کی سنہرے بچھڑے کی بغاوت بھی۔ اُس تاریخ میں، جو قادش، 1863 اور اتوار کے قانون کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے، موسیٰ خدا کے جلال کو دیکھنے کے لیے دعا کر رہا ہے۔

قادش 1863 کی نمائندگی کرتا ہے، اور موسیٰ دونوں قادشوں پر موجود ہے، اس لیے دو بائبل گواہوں کی بنا پر—جو دونوں سرپتھر ہیں—ہم یہ قائم کرتے ہیں کہ تیسرا چالیس سالہ عرصہ، جو قادش پر ختم نہیں ہوتا، بھی 1863 کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہاں "موسیٰ غیر مقدس" مسیح کو پھر سے مصلوب کر رہا ہے، کیونکہ وہ چٹان کو رد کرتا ہے۔ 1863 میں، اور طور سینا پر شریعت کے دیے جانے کے وقت، "موسیٰ مقدس" خدا کے کردار کا طالب ہے۔ 1863 میں موسیٰ ایک دانا اور ایک نادان کنواری دونوں کی نمائندگی کرتا ہے۔

"فریسی اور محصول لینے والا اُن دو بڑے طبقوں کی نمائندگی کرتے ہیں جن میں وہ لوگ تقسیم ہوتے ہیں جو خدا کی عبادت کرنے آتے ہیں۔ ان کے پہلے دو نمائندے دنیا میں پیدا ہونے والے پہلے دو بچوں میں ملتے ہیں۔" Christ's Object Lessons, 152.

قادش اور 1863 میں، موسیٰ ان "دو عظیم طبقات جن میں وہ لوگ" "جو خدا کی عبادت کرتے ہیں تقسیم کیے گئے ہیں" کی نمائندگی کرتا ہے۔ موسیٰ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مثال ہے، اسی طرح پطرس بھی ہے۔

فریسی اور محصول لینے والے کے ذریعے جن طبقات کی نمائندگی ہوتی ہے، اُن میں سے ہر ایک کے لیے رسول پطرس کی زندگی میں ایک سبق ہے۔ اپنی شاگردی کے ابتدائی دور میں پطرس اپنے آپ کو مضبوط سمجھتا تھا۔ فریسی کی طرح وہ اپنی نظر میں یہ سمجھتا تھا کہ وہ 'دوسرے آدمیوں کی مانند نہیں'۔ جب مسیح نے اپنی حوالگی کی رات اپنے شاگردوں کو پہلے ہی خبردار کیا، 'تم سب اسی رات میرے سب سے ٹھوکر کھاؤ گے'، تو پطرس نے پراعتماد ہو کر کہا، 'اگرچہ سب ٹھوکر کھائیں گے، تو بھی میں نہیں'۔ مرقس 14:27، 29۔ پطرس اپنے ہی خطرے سے ناواقف تھا۔ خود اعتمادی نے اسے گمراہ کیا۔ وہ سمجھتا تھا کہ وہ آزمائش کا مقابلہ کر سکتا ہے؛ مگر چند ہی گھنٹوں میں امتحان آ گیا، اور اُس نے لعنت ملامت کر کے اور قسمیں کھا کر اپنے خداوند کا انکار کر دیا۔

مسیح کی تمثیلیں، 152۔

اتوار کے قانون کے وقت، جو 1863 میں ہے، پطرس دو طبقوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ جو حیوان کا نشان پاتے ہیں یا وہ جو خدا کی مہر پاتے ہیں۔ جب یسوع نے سمعان کا نام بدل کر پطرس رکھا، تو یہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی علامت تھی۔ اسی سمجھ کو اس طرح بھی علامتی طور پر دکھایا گیا ہے کہ انگریزی حروف تہجی میں حروف کے مقام کے مطابق اعداد لے کر پطرس کے نام کے حروف کے اعداد کو آپس میں ضرب دیا جائے۔ اگر ہم یہی طریقہ 1863 پر لاگو کریں تو 144 ملتا ہے۔

موسیٰ کی تین علامات میں سے دو، جو 1863 کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں، یہ ثابت کرتی ہیں کہ تیسرا دور بھی لازماً مطابقت رکھے۔ دو خطوطِ قاسد دانا اور نادان کنواریوں کی کہانی کی نشاندہی کرتے ہیں، اور تیسرا دور اس کوشش کی نشاندہی کرتا ہے کہ الہی کام کو سرانجام دینے کے لیے انسانی کوشش بروئے کار لائی جائے۔ مصری کے ساتھ موسیٰ کی طرح انسانی قوت پر بھروسہ کرنا، مقرر کردہ اختیار پر انسانی اختیار کو ترجیح دینے کی نمائندگی کرتا ہے۔

سسٹر وائٹ بیان کرتی ہیں کہ اُن کے شوہر کا "خدا کے لوگوں سے تعلق بعض پہلوؤں سے موسیٰ کے اسرائیل کے ساتھ تعلق کے مانند تھا۔" 1863 میں موسیٰ کی نمائندگی جیمز وائٹ نے کی۔ 1863 میں، جیمز وائٹ ایک مصری کو قتل کر رہا ہے، مسیح کو دوسری بار ضرب لگا رہا ہے اور اُن باغیوں کے لیے دعا کر رہا ہے جنہوں نے یسوع اور کالب کے پیش کردہ "آرام" کے پیغام کو رد کیا۔ موسیٰ ایک نادان کنواری بھی ہے جب اُس نے چٹان کو دوسری بار مارا، اور ایک عاقل کنواری بھی ہے جب اُس نے اسرائیل کے باغیوں کے لیے شفاعت کی۔

ہم اس مضمون کو گنتی چودہ کی اُس عبارت پر ختم کریں گے، جہاں موسیٰ 1863 میں ہے، جب اسے خدا کے جلال کا نظارہ دکھایا جاتا ہے، اُس متوازی تاریخ میں جس کی نمائندگی سنہری بچھڑے کی بغاوت کرتی ہے۔

اس عبارت میں خداوند پوچھتا ہے کہ "کب تک" اسے اسرائیل کے باغیوں سے نیٹنا پڑے گا، اور یہی سوال یسعیاہ نے باب چھ میں خداوند سے کیا تھا۔ غور کریں کہ کتاب گنتی اس تاریخ کو اس دور میں رکھتی ہے جب زمین خدا کے جلال سے منور ہوتی ہے، جیسا کہ فرشتوں نے بھی یسعیاہ باب چھ کی آیت تین میں نشان دہی کی ہے۔ 9/11، 1844 سے 1863 کی تاریخ کا سنگِ بنیاد تھا اور اتوار کا قانون سنگِ سرے۔ گنتی میں پیش کردہ منظرنامہ تانگستان کے گیت یا تمثیل کی ایک مثال سے کچھ کم نہیں، کیونکہ جب قدیم اسرائیل کو نظر انداز کیا جا رہا ہے تو خداوند یسوع کے ساتھ عہد میں داخل ہوا۔

اور ساری جماعت نے بلند آواز سے پکارا، اور لوگ اُس رات روئے۔ اور بنی اسرائیل کے سب لوگ موسیٰ اور ہارون کے خلاف بڑبڑانے لگے؛ اور ساری جماعت نے اُن سے کہا، کاش ہم مصر کے ملک میں ہی مر گئے ہوتے! یا کاش ہم اس بیابان میں مر گئے ہوتے! اور خداوند نے ہمیں اس ملک میں کیوں لایا ہے کہ ہم تلوار سے گر جائیں اور ہماری بیویاں اور ہمارے بچے لوٹ کا مال بن جائیں؟ کیا ہمارے لیے مصر کو واپس جانا بہتر نہ ہوتا؟ اور وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، آؤ ہم اپنے لیے ایک سردار مقرر کریں اور مصر کو واپس چلیں۔

تب موسیٰ اور ہارون بنی اسرائیل کی ساری جماعت کی مجلس کے روبرو اپنے منہ کے بل گر پڑے۔ اور نون کے بیٹے یوشع اور یفتہ کے بیٹے کالب، جو اُن میں سے تھے جنہوں نے اس ملک کی جاسوسی کی تھی، نے اپنے کپڑے پھاڑے۔ اور انہوں نے بنی اسرائیل کی ساری جماعت سے کہا:

وہ ملک جس کی جاسوسی کرنے کو ہم گزرے ہیں، نہایت ہی اچھا ملک ہے۔ اگر خداوند ہم سے راضی ہو، تو وہ ہمیں اس ملک میں داخل کرے گا اور اسے ہمیں دے گا؛ ایسا ملک جس میں دودھ اور شہد بہتے ہیں۔ بس تم خداوند کے خلاف بغاوت نہ کرنا، اور نہ اس ملک کے لوگوں سے ڈرو؛

کیونکہ وہ تو ہمارے لیے لقمہ ہیں: ان کا دفاع ان سے اٹھ گیا ہے، اور خداوند ہمارے ساتھ ہے؛ ان سے نہ ڈرو۔

لیکن ساری جماعت نے کہا کہ انہیں پتھروں سے سنگسار کر دو۔ اور خداوند کا جلال خیمہ اجتماع میں تمام بنی اسرائیل کے سامنے ظاہر ہوا۔ اور خداوند نے موسیٰ سے فرمایا: یہ قوم کب تک مجھ بھڑکاتی رہے گی؟ اور میں نے ان کے درمیان جو تمام نشان دکھائے ہیں، ان کے باوجود وہ کب تک مجھ پر ایمان نہیں لائیں گے؟

میں انہیں وبا سے مار ڈالوں گا، اور انہیں میراث سے محروم کر دوں گا، اور تجھ سے ان سے بڑی اور زیادہ زور اور قوم پیدا کروں گا۔

اور موسیٰ نے خداوند سے کہا، پھر مصری یہ سنیں گے، (کیونکہ تو نے اپنی قدرت سے اس قوم کو ان کے درمیان سے نکال دیا)؛ اور وہ اس ملک کے رہنے والوں کو یہ بات بتائیں گے: کیونکہ انہوں نے سنا ہے کہ تو، اے خداوند، اس قوم کے درمیان ہے؛ کہ تو، اے خداوند، روبرو دیکھا جاتا ہے؛ اور کہ تیرا بادل ان پر ٹھہرا ہے؛ اور یہ کہ تو ان کے آگے آگے چلتا ہے، دن کو بادل کے ستون میں اور رات کو آگ کے ستون میں۔ اب اگر تو اس ساری قوم کو گویا ایک ہی آدمی کی طرح مار ڈالے، تو وہ قومیں جنہوں نے تیری شہرت سنی ہے یوں کہیں گی کہ چونکہ خداوند اس قوم کو اس ملک میں، جس کی قسم اس نے ان سے کھائی تھی، پہنچا نہ سکا، اس لیے اس نے انہیں بیابان میں ہلاک کر دیا۔

اور اب میں تیری منت کرتا ہوں کہ جیسا تو نے فرمایا ہے، میرے خداوند کی قدرت بڑی ہو: خداوند بردبار اور بہت رحیم ہے، بدی اور سرکشی کو معاف کرنے والا، مگر مجرم کو ہرگز سزا نہیں چھوڑتا؛ وہ باپوں کی بدی کی سزا اولاد پر تیسری اور چوتھی پشت تک ڈالتا ہے۔ پس میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنی عظیم رحمت کے مطابق اس قوم کی بدی معاف کر، اور جس طرح تو نے اس قوم کو مصر سے اب تک بخشا ہے، ویسا ہی اب بھی کر۔

اور خداوند نے کہا، میں نے تیری بات کے مطابق معاف کر دیا ہے؛ لیکن جیسا کہ میں زندہ ہوں، ساری زمین خداوند کے جلال سے معمور ہوگی۔

چونکہ وہ سب آدمی جنہوں نے میرا جلال اور میرے معجزات دیکھے، جو میں نے مصر میں اور بیابان میں کیے، اور جنہوں نے اب یہ دس بار مجھے آزمایا ہے، اور میری آواز پر کان نہ دھرا؛ یقیناً وہ اس زمین کو نہ دیکھیں گے جس کی بابت میں نے ان کے باپ دادا سے قسم کھائی تھی، اور جنہوں نے مجھ برانگیختہ کیا ان میں سے کوئی بھی اسے نہ دیکھے گا۔ لیکن میرا خادم کالب، کیونکہ اس کے اندر ایک اور روح تھی اور اس نے پورے دل سے میری پیروی کی، اسے میں اس زمین میں لے جاؤں گا جہاں وہ گیا تھا؛ اور اس کی نسل اسے میراث میں پائے گی۔ (اب عمالیقی اور کنعانی وادی میں سکونت کرتے تھے۔) کل تم پلٹ جانا، اور بحر قلزم کے راستے بیابان کی طرف کوچ کرو۔

اور خداوند نے موسیٰ اور ہارون سے فرمایا، یہ بدکار جماعت جو میرے خلاف بڑبڑاتی ہے، میں اسے کب تک برداشت کروں؟ میں نے بنی اسرائیل کی بڑبڑاہٹ سنی ہے جو وہ میرے خلاف کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دو: خداوند فرماتا ہے، میری حیات کی قسم، جس طرح تم نے میرے کانوں میں کہا ہے، میں تمہارے ساتھ ویسا ہی کروں گا: تمہاری لاشیں اسی بیابان میں گریں گی؛ اور تم میں سے جو جو گئے گئے تھے، تمہاری کل تعداد میں سے، بیس برس کے یا اس سے بڑے، جنہوں نے میرے خلاف بڑبڑاہٹ کی، تم ہرگز اس ملک میں داخل نہ ہو گے جس کے بارے میں میں نے قسم کھائی تھی کہ تمہیں اس میں بساؤں، سوائے یفنے کے بیٹے کالب اور نون کے بیٹے یشوع کے۔ لیکن تمہارے بال بچے، جن کے بارے میں تم نے کہا تھا کہ وہ شکار بن جائیں گے، انہیں میں اندر لے آؤں گا، اور وہ اس زمین کو جانیں گے جسے تم نے حقیر جانا تھا۔ لیکن تمہاری بات جہاں تک ہے، تمہاری لاشیں اسی بیابان میں گریں گی۔ اور تمہارے بچے چالیس برس تک بیابان میں آوارہ پھرتے رہیں گے اور تمہاری وفائیوں کا بوجھ اٹھائیں گے، یہاں تک کہ تمہاری لاشیں بیابان میں فنا ہو جائیں۔ جتنے دن تم نے اس

ملک کی جاسوسی کی تھی، یعنی چالیس دن، ہر دن کے بدلے ایک سال کے حساب سے، تم اپنی بدکاریوں کا بوجھ چالیس برس تک اٹھاؤ گے، اور تم میری روگردانی کو جان لو گے۔

میں، خداوند، نے فرمایا ہے کہ میں ضرور اس ساری شریر جماعت کے ساتھ ایسا ہی کروں گا جو میرے خلاف جمع ہوئی ہے۔ اسی بیابان میں وہ فنا ہو جائیں گے اور وہیں وہ مریں گے۔ اور وہ آدمی جنہیں موسیٰ نے زمین کی جاسوسی کے لیے بھیجا تھا، جو واپس آ کر زمین کے بارے میں بری خبر پھیلا کر ساری جماعت کو اس کے خلاف بڑبڑانے پر اکسایا، وہی آدمی جنہوں نے زمین کے بارے میں بری خبر پھیلانی تھی، خداوند کے حضور وبا سے ہلاک ہو گئے۔

لیکن یشوع بن نون اور کالب بن یفثہ، جو ملک کی جاسوسی کرنے والوں میں سے تھے، زندہ رہے۔  
گنتی 14:1-38.

ہم اگلے مضمون میں ان خیالات کو جاری رکھیں گے۔